شوہر کی اجازت کے بغیر رقم لینا

س : مولانا محمد یوسف اصلاحی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منسوب ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے 'رسائل و مسائل' (جنوری ۲۰۱۶ء) کے تحت بعنوان 'خاوند کے مال میں بیوی کا حصّہ' لکھا ہے کہ بیوی بعض حالات میں شوہر کا مال اس کی لاعلمی میں بھی خرچ کرسکتی ہے اور اس خرچ کی اسے شوہر کو تفصیل بتانا بھی ضروری نہیں ہے۔ نہ اسے چوری کہا جائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے میں 'معروف' کی شرط لگائی ہے۔ معروف کی شرط پوری ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ بیوی شوہر کو دلیل سے یا محبت سے یا بچوں کا واسطہ دے کر اسے خرچ دینے پر قائل کر کے اسے کہے کہ وہ اس کے مال سے بوقتِ ضرورت بغیر بتائے کچھ لے لیا کرے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مال میں سے اس کی غیر موجودگی میں کچھ لینے کے بعد اُسے بتائے ورنہ اس کا فعل سرقہ ہی شمار ہوگا۔ لہٰذا یہ استنباط صحیح نہیں ہے۔

ج: حضرت عائشہؓ کی حدیث سے مولانا محمد یوسف اصلاحی صاحب نے جو مسئلہ مستنبط کیا ہے وہ درست ہے۔ ایک بخیل اور کنجوس شوہر سے اپنا حق لینا اس کے علم کے بغیر بھی جائز ہے جب کہ وہ معروف کی حد میں ہو۔ اگر شوہر کے مال میں سے کوئی بڑی رقم یا بڑی چیز ہو جس کا عرف میں بغیر اجازت لینا صحیح نہ ہو تو اسے شوہر کی اجازت سے لیا جائے گا۔ کوئی بیوی بغیر اجازت ایسا کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ حضرت ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے روزمرہ خرچ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس کا جواب دوسری بیویوں کے لیے بھی وہی ہے بشرطیکہ شوہر روزمرہ کا خرچ بھی خوش دلی سے دینے کے لیے تیار نہ ہو۔

احادیث سے شارح حدیث نے جو مسائل مستنبط کیے ہوں، پہلے ایک آدمی کو ان کا علم حاصل کرنا چاہیے اس کے بعد مزید استنباط کا سوچنا چاہیے۔ شوہر جو کمائی کرتا ہے اس میں بیوی اور بچوں کا بھی حصّہ ہوتا ہے۔ اگر وہ خوش دلی سے نہ دینا چاہے تو بیوی اپنا اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا حق زبردستی بھی لے سکتی ہے اور شوہر کے علم میں لائے بغیر بھی لے سکتی ہے۔ (مولانا عبد المالک)